Journal of Languages, Culture and Civilization

Volume 5, Issue 2, June 2023, Pages: 141-149

Homepage: http: jlcc.spcrd.org **ISSN(P):** 2708-3748

Expansion of Iqbal's thought in Urdu Poetry: A Research and Critical Review

Shafiq ur Rehman [a], **Muhammad Rafiq ul Islam** [b]

[a] PhD Scholar, Department of Iqbal Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
[b] Chairman/Associate Professor, Department of Iqbal Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

Corresponding author's email: rafiqul.islam@iub.edu.pk

Received: 22 March 2023, **Published:** 30 June 2023

Abstract:

Allama Iqbal is considered among those poets who are the master of thought and the master of message. Undoubtedly, he is one of the creators of the modern area who not only awakened the sleeping nation. With his poetry but also encouraged them to act. It is not an easy task to be fully aware of the expansion of Iqbal's thought in Iqbalism and the style of Iqbal's intellectual expansion because both are different from each other in terms of understanding, that is why, the student, teacher, critic and commentator of Iqbal will attain the highest position of understanding Iqbal only when they have access to the source of Iqbal's thoughts. Therefore, this research article has been limited to the expansion of Iqbal's thought for which representative poets like Hafeez Jalandhari, Asad Multani and Dr. Syed Qasim Jalal have been selected. The reason is that the expansionary elements of Iqbal's thoughts are dominant in their whole art and thought. Iqbal's intellectual expansion can be seen either partially or completely in the style of these poets. For some poets, this intellectual style of expansion is presented in a coherent form, while for others it is uncoordinated. Although the nature of the underdiscussed article indicates qualitative research yet it also takes consideration the historical and descriptive method under the theory of necessity so that acceptable conclusions can be drawn in the light of the integration of information, concepts as well as theories and evidence.

Keywords:

Iqbal's Thought, Iqbal's Intellectual Expansion, Urdu Poetry.

DOI Number: 10.47067/jlcc.v5i2.177

© 2023 The authors. Published by SPCRD Global publishing. This is an open access article under the Creative Commons Attributions-NonCommercial 4.0

اردو ادب میں اقبالیات ایک اہم موضوع اورشعبے کی حیثیت رکھتاہے۔اردو کی فکری شاعری کی تاریخ میں علامہ اقبال کو جو خاص مقام حاصل ہے اس کی اہمیت سے کوئی بھی باشعوراور صاحب علم انکارنہیں کرسکتا۔علامہ اقبال کو بیسویں صدی کاسب سے بڑاشاعرہونے کااعزاز حاصل ہے وہ اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہیں کہ ان کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف عالمی سطح پر کیاگیا ہے۔ان کی شاعری میں دعوتِ فکر بھی ہے اوردعوتِ عمل بھی،انھوں نے نہ صرف محمدحسین آزاد،الطاف حسین حالی اوراکبرالہ آبادی کی اصلاحی شاعری کو پایہ تکمیل تک پہنچایا بلکہ اپنی قومی شاعری کے ذریعے ملت اسلامیہ کوروشن مستقبل کی منزل کاراستہ بھی دکھایا۔علامہ اقبال کی شاعری نے قارئین کے دلوں میں امید،جذبہ اورخیالات میں انقلاب پیداکیا۔ یہ کہنابے جانہ ہوگاکہ علامہ اقبال اوران کی شاعری کے ساتھ والہانہ لگاؤنے نہ صرف معاصرین اقبال بلکہ ان کے بعدمیں آنے والے جن شعراء کو شعوری اورغیرشعوری طورپراپنی فکر اوراندازِکلام سے متاثرکیاان میں اکبرالہ آبادی،مولاناظفرعلی خان،محمدعلی جوہر،اسدملتانی،حفیظ جالندھری،چکسبت لکھنوی،راجہ عبداللہ نیاز، ماہرالقادری، جعفر بلوچ ڈاکٹرسیدقاسم جلال ودیگرشامل ہیں۔

اقبال شناسی کے حوالے سے ڈاکٹرسلیم اختر لکھتے ہیں:

> "اقبال اوراقبالیات کے ساتھ ساتھ اب اقبال شناسی نے بھی ایک طرح سے اصطلاح کی صورت اختیارکرلی ہے ۔جوایوانِ اقبال کے بامِ بلندکی حیثیت رکھتی ہے۔دراصل مطالعہ اقبال میں اقبال فہمی پہلی منزل ہے۔علامہ اقبال کانقاد،مفسر،شارح،معلم ،طالب علم فکرِ اقبال کی متنوع جہات کی تفہیم کے لئے علمی اورعملی طورپرسعی کناں ہوتا ہے۔اس مقصد کے لئے فکرِاقبال کی تشکیل میں اساسی اہمیت کے حامل تصورارت کا تجزیاتی مطالعہ بہت ضروری ہوتاہے۔جب تک ان تصورات اورپھران سے وابستہ مسائل ومباحث کی جزیات پرعلمی عبور حاصل نہ ہو،بات نہ بنے گی۔اقبال فہمی سے وابستہ ابتدائی سعی کے بعداقبال شناسی کاارفع مقام حاصل ہوگا۔یعنی اب نقادصحیح معنوں میں فلسفہ اقبال کے منابع،علمی اساس اورفکری ماخذ تک رسائی حاصل کرلینے کے بعدان اساسی تصورات کے محاکمہ کااہل ثابت ہوسکتاہے جوفکرِاقبال کے آسمان پرنظام شمسی کی مانند نظرآتے ہیں۔"(۱)

فکرِاقبال کے توسیع کارہونے کے دعوے داروں کی کمی نہیں مگرایسے شاعربہت کم یاب ہیں جواپنی شاعری میں فکرِاقبال کاوہ ملخص پیش کریں جوروحِ اقبال کے عین مطابق ہو۔ذیل میں فکرِ اقبال کے تین نمائندہ توسیع کار حفیظ جالندھری،اسدملتانی اورڈاکٹرسیدقاسم جلال کی شاعری کافکرِاقبال کی توسیع کے حوالے سے تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

حفیظ جالندھری۱۴جنوری۱۹۰۰کوجالندھر(موجودہ بھارتی پنجاب)میں پیداہوئے۔ابوالاثرلقب اورحفیظ تخلص تھا۔ابتدائی تعلیم جالندھرمیں حاصل کی ۔ خانگی حالات اورخانگی ذمہ داریوں کی بناپرتعلیم مکمل نہ کرسکے اورساتویں جماعت کے بعدسلسلہ تعلیم منقطع کردیا۔بائیس سال کی عمرمیں جالندھرسے لاہورآگئے ۔یہاں کی ادبی فضامیں ان کے ادبی جوہرخوب کھلے اوروہ جلدہی اپنے دورکے معروف اورممتازشعراء میں شمارہونے لگے۔ایک زمانے میں اپنے استادمولاناگرامی جالندھری کے ساتھ مل

کر"اعجاز"کے نام سے رسالہ بھی جاری کیا۔ ۱۹۸۲ء میں وفات پائی اور لاہور میں مدفون ہوئے۔دوسری جنگِ عظیم کے دنوں میں حکومت نے انھیں سونگ پبلسٹی آرگنائزیشن کاڈائریکٹرجنرل مقررکردیا۔اسی زمانے میں ان کا پہلامجموعہ"نغمہ زار"چھپ کرسامنے آیا۔ اس کے بعد "سوزوساز،تلخابہ شیریں اورچراغ سحر"زیورِ طبع سے آراستہ ہوئے لیکن ان کاعظیم ترین شعری کارنامہ جس میں فکرِ اقبال کی جھلک پائی جاتی ہے "شاہنامہ اسلام"ہے جواسلام کی منظوم تاریخ ہے ۔حفیظ کی شاعری میں مقصدیت اورقومی جذبہ حالی اوراقبال سے منتقل ہوا،اس حوالے سے ڈاکٹرخواجہ محمدزکریارقم طرازہیں:

"مجموعی طورپرحفیظ،اقبال کے بعدابھرنے والی چندنمایاں آوازوں میں شامل ہیں۔اقبال نے پابند نظم کوجس بلندی تک پہنچادیاتھاان کےبعد آنے والے شعراء اسی صورت میں نمایاں ہو سکتے تھے جب وہ نئے تجربات کریں۔حفیظ کی ذہانت نے انھیں نوجوانی ہی میں یہ بات سمجھادی تھی کہ تقلید داغ کی ہویااقبال کی اس سے کوئی شاعر اہم شاعرنہیں بن سکتا۔چناں چہ انھوں نے اپنی انفرادیت نمایاں کی اوراقبال کی زندگی ہی میں اپنا شعری مقام منوالیاتھا۔"شاہنامہ اسلام "کی تصنیف نے ان کی مقبولیت میں مزیداضافہ کیااوروہ لوگ بھی ان کے حلقہ اثر میں شامل ہوگئے جن کے لئے شاعری ایک بامقصدفن ہے۔پھرترانہ پاکستان کے خالق ہونے کی وجہ سے ایسی منفردحیثت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے جو ان کے کسی ہم عصرکے حصے میں نہ آسکی۔"(۲)

"شاہنامہ اسلام"حفیظ جالندھری کے دینی ،قومی اورمقصدی جذبات کی ترجمان ہے ۔جب انھوں نے یہ شاہنامہ تخلیق کیااس وقت مسلمان زوال کا شکار تھے۔جس طرح علامہ اقبال نے اپنی شہرہ آفاق نظم "شکوہ"اور"جوابِ شکوہ"میں مسلمانوں کے عروج وزوال کانقشہ کھینچاہے اسی طرح حفیظ جالندھری نے "شاہنامہ اسلام "میں مسلمانوں کے عروج وزوال کی تصویر کشی کی ہے اوران کو دعوتِ فکروعمل کادرس بھی دیاہے۔اس حوالے سے اظہرجاوید"شاہنامہ اسلام "کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

"شاہنامہ صرف اسلام کے ظہور،رسالت مآب ﷺکے غزوات اورکفارکے ظلم وتشدد ہی کابیان نہیں ،دراصل ایک اخلاق نامہ ہے۔۔ ایک آئینہ ہے۔۔۔ایک درسِ انسانیت ہے اورپیغامِ اسلام ہے کہ اگرہم آج کے مسلمان آنحضورﷺکے اسوہ حسنہ کورہنمابنائیں،ان کے عمل اورفکرکواپنائیں ،اپنے وجودکی مقصدیت اوراپنے تحفظ اوردین کی جامعیت کی تفہیم کریں ،توآج بھی ہم سربلند،سرخرواورسرافرازہوسکتے ہیں۔"(۳)

حفیظ جالندھری مشاعروں کے بھی کامیاب ترین شعراء میں شامل تھے وہ اپنے کلام اورترنم کے زورپر لوگوں کومسحورکرلیتے تھے۔اورمشاعروں میں چھاجاتے تھے۔ان کے کلام میں مقصدیت،سادگی،دلکشی ،موسیقیت،ندرت،تغزل ،تشبیہات اوربحروں کاتنوع پایاجاتاہے۔وہ حالیؔ کی "مسدس"اورعلامہ اقبال کی فکر سے بہت متاثرتھے۔ وہ "شاہنامہ اسلام "کے ذریعے خدمتِ اسلام کے خواہش مند تھے،وہ خود کہتے ہیں :

تمنا ہے کہ دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں
(سببِ تصنیف،شاہنامہ اسلام،ص۲۳)

"شاہنامہ اسلام "اورکلامِ اقبال کے فکری اشتراک کے حوالے سے کلیم الدین احمدلکھتے ہیں:

"حفیظ جالندھری میں قوتِ اختراع ہے،جدت طرازی بھی ہے ۔ان کی قوتِ ایجاد کی ایک مثال "شاہنامہ اسلام "ہے۔اقبال نے اسلامی شائشتگی کو زندہ کیاتھاحفیظ نے بھی اپنی شاعری کا ایک حصہ اس کام کے لے وقف کردیا۔"(۴)

علامہ اقبال نے جس طرح اپنے کلام میں تصورحسن وعشق کو روایت سے جداکرکے جدت اورنئی معنویت عطاکی اسی طرح حفیظ جالندھری کے نزدیک بھی تصورحسن وعشق روایتی نہیں ہے ۔وہ خودکہتے ہیں:

حسن صورت میں نہیں دل بستگی میرے لئے
عشق کا مفہوم ہے کچھ اور ہی میرے لئے
(کلیاتِ حفیظ،ص۱۱۹)

علامہ اقبال نے پہلی نظم"ہمالہ"لکھی ،حفیظ جالندھری نے بھی اپنے شعری مجموعہ "سوزوساز"میں "ہمالیہ"کے عنوان سے نظم لکھی ہے۔حفیظ جالندھری کو نہ صرف علامہ اقبال کی شاعری بلکہ ان کی شخصیت کے ساتھ بھی والہانہ لگاؤتھا۔علامہ اقبال بھی ان کو قدرکی نگاہ سے دیکھتے تھے۔علامہ اقبال کی ان سے خط کتابت بھی رہی ۔اس حوالے سے عزیزملک لکھتے ہیں:

"حفیظ جب حج کوگئے توعلامہ اقبال نے ان کے نام خط لکھااوراس میں استدعاکی کہ مدینہ پہنچ کران کے لئے بھی دعاکریں۔اس کے علاوہ ۱۹۴۳ء میں آل انڈیاریڈیو سےیومِ اقبال پرتقریر کرتے ہوئے حفیظ نے بتایاکہ چندبرس پہلے علامہ علیل تھے توحفیظ کو گھر سےبلایااوراستدعاکی کہ "شاہنامہ اسلام "کی جلداول سے "ولادتِ نبوی"کاباب سناؤ،حفیظ نے تعمیل ارشاد کی ، علامہ بے حدمتاثرہوئے اوربے اختیارروئے۔"(۵)

اردوشاعری میں فکرِ اقبال کے دوسرے نمائندہ توسیع کاراسدملتانی ہیں۔ان کوعلامہ اقبال کے شاگردہونے کاشرف بھی حاصل ہے ۔ان کااصل نام محمداسدخان اورقلمی نام اسدملتانی ہے۔ شاعری میں اسدتخلص کرتے تھے۔ان کی پیدائش کے حوالے سے عبدالباقی رقم طرازہیں:

"جناب اسدملتانی محلہ کڑی افغاناں ملتان کے آبائی مکان "طاقِ اسحٰق" میں ۱۳دسمبر۱۹۰۲ء بمطابق ۱۳رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ بروزہفتہ متولدہوئے،یہ اپنے خاندان کی پہلی اولادِ نرینہ تھے۔اس لئے خاندان کے لئے باعثِ صدمسرت ثابت ہوئے۔ان کاسالِ پیدائش اورتاریخِ پیدائش بالاتفاق یہی ہے۔ اوراس لئے بھی مستندہے کہ خوداسدملتانی کی اپنی آپ بیتی میں بھی یہی درج ہے۔"(٦)

اسدملتانی نے حسین آگاہی ملتان کے مشن پرائمری سکول سے پرائمری کرنے کے بعد چرچ مشن ہائی سکول کچہری ملتان سے میٹرک کیااور۱۹۲۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہورسے بی۔اے کی سند حاصل کی ،اورواپس ملتان آکراسلامیہ ہائی اسکول دولت گیٹ ملتان میں بطورانگریزی معلم تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعدحکومتِ ہندکے مرکزی سیکرٹریٹ (نئی دہلی)میں بطورکلرک ملازم ہوگئے اورترقی پاکرسپرنٹنڈنٹ بن گئے۔قیام پاکستان کے بعد ان کی ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے پر ترقی ہوگئی۔کراچی ،اسلام آباد اورراولپنڈی میں ملازمت کرتے رہے ۔۱۷نومبر۱۹۵۹ء کوراولپنڈی میں حرکتِ قلب بندہونے پرانتقال کرگئے۔اوران کاجسدِخاکی ملتان لایاگیا اور۱۹نومبر۱۹۵۹ء کوملتان کے حسن پروانہ قبرستان میں سپردخاک کر دئے گئے۔اسدملتانی بچپن ہی سے ذہین اورباذوق تھے سکول کے زمانہ میں انھیں مختلف شاعروں کاکلام کرنے کاموقع ملاجوشعرپسندآتااسے اپنی کاپی میں لکھ لیتے

اورزبانی یادکرلیتے۔ بزم ادب میں حصہ لیتے ،خود بھی شعرلکھنے لگے اس دورمیں گھنٹہ گھرملتان میں ایک مشاعرہ منعقد ہواجس میں ان کی نظم اول انعام کی حق دارقرارپائی جس سے ان کی حوصلہ ا فزائی ہوئی۔ انھوں نے طویل نظمیں اورغزلیں کہناشروع کردیں ۔انھوں نے شاعری میں باقاعدہ اصلاح علامہ اقبال سے لی اورمحبانِ اقبال میں شامل ہوگئے ۔اس حوالے سے عبدالباقی لکھتے ہیں :

"محمداسدخاں،اسدملتانی کاشمارہمارے قومی شاعروں میں ہوتاہے۔انھوں نے نمایاں قومی ،اصلاحی اورادبی خدمات انجام دیں ،وہ بیرون ملک اقبال کی صفِ اول میں ایستادہ نظرآتے ہیں ۔۱۹۲۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے ایک انعامی مقابلے میں انھوں نے اپنی نظم"شبنم کاقطرہ" پیش کی جس پرعلامہ اقبال نے ازخوداصلاح دے کرانھیں شرفِ شاگردی سے نوازا۔ ان کی نظم پر انھیں اول انعام دیاگیا۔اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے محبانِ اقبال کے قافلے میں شامل ہوگئے اورعلامہ اقبال کی شخصیت اورفن سے اکتساب فیض کرتے رہے۔"(۷)

اسدملتانی علامہ اقبال کی اصلاح سے بہت خوش ہوئے چندروز بعدعلامہ اقبال کی خدمت میں حاضرہوئے اورعلامہ کاشکریہ اداکیا ، اسدملتانی کی نظم کاپہلاشعریوں تھا:

ےدیکھنے کو اک ذرا سا قطرہ بے رنگ ہوں
مختلف رنگوں میں لیکن قلزم نیرنگ ہوں

لیکن علامہ اقبال کی اصلاح کے بعدشعراس صورت میں ڈھل گیا۔

قطرہ بے رنگ ہوں یاقلزم نیرنگ ہوں
سننے والے سن کہ میں بھی اک خوش آہنگ ہوں

اس اصلاح سے ظاہرہوتاہے کہ علامہ ا قبال ایسے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے جن میں شاعری کاجوہرخاص ہوتاتھا۔جن میں یہ جوہرنہیں ہوتاتھا وہ ایسے نوجوانوں کو مشقِ سخن کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

اسدملتانی کی ابتدائی شاعری میں داغؔ اورغالبؔ کے اثرات بھی ملتے ہیں لیکن جب وہ محبانِ اقبال کے حلقے میں شامل ہوگئے توصرف علامہ اقبال کے فکرکی ترویج واشاعت کرتے رہے۔علامہ اقبال سے پہلی ملاقات کے بعد اسدملتانی کی شخصیت اورفکرپرکیااثرات ہوئے اس حوالے سے پروفیسرجعفربلوچ رقم طرازہیں:

"جناب اسدملتانی کاشمارفکرِ اقبال کی تفسیروتوضیح اورتبلیغ واشاعت کے کام کرنے والے اولون اسابقون میں ہوتاہے،حضرت علامہ اقبال سے جناب اسدکی اثرپذیری کرتی ہنگامی اور عارضی چیزنہ تھی بلکہ حضرت علامہ کی شخصیت اورپیغام کاجوگہرااثار جناب اسدنے حضرت علامہ سے اپنی پہلی ملاقات میں قبول کیاوہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتارہااورجنابِ اسدملتانی عمربھرفکرِ اقبال کے ان تھک پرچارک کرتے رہے ۔"(۸)

اسدملتانی ،حضرت علامہ اقبال کواپنامرشداورمہرباں استادکہتے تھے۔حضرت علامہ کی وفات پر انہوں نےجومرثیہ لکھا اس کاایک شعردیکھئے۔

ے یہ مانتا ہی نہیں دل کہ پا گیا ہے وفا
وہ میرا مرشد و استادِ مہرباں اقبال

(مرثیہ اقبال۔کلیات اسدملتانی،ص۸۸)

اسدملتانی نے فکرِاقبال سے اکتساب اوراس کی توسیع کے لیے دوطریقے اپنائے ایک توموضوعِ اقبال کےحوالے سے علامہ اقبال کے افکارکی تشریح کی ، دوسرے اس قسم کے اسالیب میں کسی نوعیت کے مضامین اورموضوعات کواپنی شاعری کاعنوان بنایاجوعلامہ اقبال کی شاعری کاخاص امتیازہے۔ اسدملتانی نے خودی ، جبروقدر،عقل وعشق،مغربی تہذیب،فقر،تصوف غرض یہ کہ فکرِ اقبال کے ہرپہلو میں اقبال کی پیروی کی ہے ۔علامہ اقبال اجتماعیت اوراتحادپرزوردیتے ہیں تواسدملتانی بھی کہتے ہیں:

افراد کا مذہب کی فضا میں پلنا
اسلام کے سانچے میں نہیں ہے ڈھلنا
کیا یہ کبھی ممکن ہے کہ فرداً فرداً
ہم سیکھ سکیں قدم ملا کر چلنا

(نظم،فردوملت،کلیات اسدملتانی،ص۱۴۳)

علامہ اقبال کی پیروی میں وہ بے عمل صو فیاپر یوں تنقید کرتے ہیں۔

ے نہ رہا اہلِ تصوف میں بھی کچھ جذبِ اثر
اب وہاں وجہ کشش نغمہ قوالی ہے

(نظم،بے جان زندگی،کلیات اسدملتانی،ص۱۰۰)

اقبالیات کے عنوان کے حوالے سے "مرثیہ اقبال"سمیت ۱۶نظمیں اسدملتانی کے فکرونظرکی عکاس ہیں۔ اسدملتانی کی شاعری کے ماخذات ،اختصاص اورفکرِ اقبال کے حوالے سے ڈاکٹر مختارظفررقم طرازہیں:

"اسدکے تصورات کی بنیادتعلیماتِ قرآنی اوراسوہ حسنہ تھے۔یہی تصورات ان کی شمع شاعری کانوربن کربکھرے،اسی بنیادپرانہوں نے کلام اقبال کی توسیع واشاعت کو اپنی زندگی کامقصد بنالیا،اسی وجہ سے ان کی شاعری بھی حرکت وحرارت سے لبریز ہے۔علامہ اقبال کی وفات پر جو مرثیہ انھوں نے لکھاوہ بھی ایک صدائے جرس کی حیثیت رکھتاہے۔ اور یہ قرآنی حقائق سے منوراورملی دردسے لبریز ہونے کی بناپر اسدکی اقبال شناسی کے ساتھ وابستگی کی ترجمانی کرتاہے۔اس اعتبارسے انھیں دبستانِ اقبال کا عظیم ترین شاعرکہاجاسکتاہے۔"(۹)

اسدملتانی کے اسلوب اورفکری وفنی تنوع کو بڑے بڑے شاعروں نے تسلیم کیا ۔وہ ملتان میں مقیم ہونے کے باوجود عالمی شہرت کے حامل تھے۔

عصرِحاضرمیں اردو شاعری میں فکرِ اقبال کی توسیع کے ایک اورنمائندہ شاعرڈاکٹرسیدقاسم جلال ہیں۔آپ کااصل نام سیدمحمدقاسم بخاری اورقلمی نام سیدقاسم جلال ہے۔آپ ۲۰ نومبر ۱۹۴۸ء کوبہاولپورکے محلہ باغ ماہی میں پیداہوئے۔آپ نے میٹرک عباسیہ ہائی سکول بہاولپور،ایف۔اے تعلیمی

بورڈلاہور، بی۔اے، ایم۔اے اور پی۔ایچ۔ڈی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپورسے کی۔۳۰جون ۲۰۰۱ء کوگورنمنٹ صادق کالج آف کامرس بہاولپورسے بطوراسسٹنٹ پروفیسراردو اپنے تدریسی فرائض سے سبکدوش ہوئے۔مختلف اداروں سے ایوارڈز، شیلڈزاوراسناد وصول کیں۔چارزبانوں اردو،پنجابی ،فارسی اورسرائیکی میں شاعری کرتے ہیں۔آ پ کی شخصیت وفن کے حوالے سے بی۔ایس،ایم۔اے او رایم۔فل کی سطح پر بیس سے زائدتحقیقی مقالہ جات لکھے جاچکے ہیں اوریہ سلسلہ ہنوزجاری ہے۔ان کی شخصیت و فن کے حوالے سے مختلف ادبی جرائد کے خاص نمبراورکتب بھی شائع ہوچکی ہیں۔ معروف ادبی شخصیات حفیظ جالندھری،احسان دانش ،سیدعبداللہ، ڈاکٹر وحید قریشی ، ڈاکٹر وزیرآغا،ڈاکٹر انورسدید،ڈاکٹرسلیم اختر،ڈاکٹرفرمان فتح پوری،ڈاکٹر جمیل جالبی ا ورڈاکٹرجاوید اقبال (فرزندعلامہ اقبال) نے آپ کی ادبی خدمات کوسراہا ہے ۔

ڈاکٹرسیدقاسم جلال شاعری کے علاوہ ڈرامہ نگار،افسانہ نگاراورمحقق ونقاد بھی بلند مقام رکھتے ہیں ۔چالیس سے زائدکتب کے مصنف ہیں ۔میراان سے قلمی اورقلبی تعلق دوعشروں سے زائدعرصے پر محیط ہے۔آپ نے شاعری کاآغازسکول کے زمانہ طالب علمی سے کیااورکراچی کے نامورشاعررئیس امروہوی سے اصلاحِ سخن لی۔آپ علامہ اقبال کی شخصیت اورشاعری سے بہت متاثرہیں اس لیے آپ کی شخصیت، تہذیب ،گفتگواورشاعری میں فکرِ اقبال کی جھلک نظرآتی ہے۔بالخصوص وہ اپنے شعری مجموعوں رموزِعرفاں، صورِ اسرافیل،بانگِ جرس،پس ایں بایدکرد اورقم باذن اللہ میں وہ فکرِ اقبال کے توسیع کارکی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔نورصابری آپ کی شاعری کوحالیؔ اوراقبالؒ کی صدائے بازگشت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "مسیحا اوصاف،شاعرِحقیقت شناس، ڈاکٹرسیدقاسم جلال معاشرتی عدل وانصاف کے تقاضوں کوخوب سمجھتے ہیں۔انھیں اردوکے علاوہ سرائیکی زبان کے حوالے سے بھی عصرِ رواں میں بلندمقام حاصل ہے۔وہ اپنے علمی افکارکی روشنی میں سرسیداحمدخان ،حالیؔ اوراقبالؒ کی صدائے بازگشت محسوس ہوتے ہیں۔(۱۰)

ڈاکٹرسید قاسم جلال کی شاعری محض گل وبلبل تک محدود نہیں ہے ان کی شاعری کامرکزمذہبی،اخلاقی اوراصلاحی ہے۔وہ علامہ اقبال کے افکارکے ترجمان ہیں ۔ڈاکٹر قاسم جلال کی خود آگاہی اورحقیقت پسندی کے حوالے سے ڈاکٹرنجیب جمال ان کے شعری مجموعہ"صورِاسرافیل"کے پیش گفتارمیں رقم طرازہیں:

> "اقبال کے بعدقاسم جلال کاشماران شاعروں میں کیاجائے گاجنھوں نے کسی فرضی یامصنوعی واردات کاسہارالیے بغیر حقیقت پسندی کے ساتھ ذات اورزمانے کے تجربوں کوبیان کیا ہے ۔ خودآگاہی کے بغیرکچھ بھی ممکن نہیں،اپنےآپ کو جانناشعورکی سیڑھی پروہ پہلا قدم ہے جس کی بلندی تک پہنچنادراصل زندگی اورکائنات کے اسرار کی جستجوکامرحلہ ہے۔ سید قاسم جلا ل کے ہاں یہ مرحلہ طے ہوتاہوادکھائی دیتاہے۔"(۱۱)

ڈاکٹرسیدقاسم جلال نے غزلوں اورنظموں کے علاوہ قطعات بھی لکھے ہیں جن میں اکبرالہ آبادی،الطاف حسین حالیؔ اورحضرت علامہ اقبال کے افکارکی ترجمانی ملتی ہے۔علامہ اقبال نے کہا تھا:

> ؎ میں جب بھی سر بسجدہ ہوا زمیں سے آنے لگی صدا
> تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

اس فکرکو قاسم جلال ایک قطعہ "دل جھکتا نہیں"میں یوں بیان کرتے ہیں:

اصل سجدے سے ہے ناواقف جبیں
ہے انگوٹھی آہ ! محرومِ نگیں
پڑھ رہے ہیں آج ہم ایسی نماز
جس میں سر جھکتا ہے ، دل جھکتا نہیں

(نوشتہ دیوار(قطعات)ص۱۰۷)

علامہ اقبال بھی فرقہ بندی کے خلاف تھے اورمسلمانوں کوا یک پلیٹ فارم پرمتحدکرنے کے آرزومندتھے ۔ ڈاکٹرسیدقاسم جلال بھی علامہ اقبال کے ہم نواہیں جس کا اظہار وہ اپنے ایک قطعہ"قبلہ اورقبیلہ"میں یوں کرتے ہیں:

جب ایک ہی خدا کے یقیں ہے تو دوستو
فرقوں میں اس کی خلق کو تقسیم مت کرو
توحید ہی کا رنگ ہو ، کثرت نمائی میں
قبلہ اگر ہے ایک ، قبیلہ بھی ایک ہو

(نوشتہ دیوار(قطعات)ص۱۰۰)

ڈاکٹرسیدقاسم جلال کی شاعری میں فکرِ اقبال کی توسیع کے بہت سے نمونے پائے جاتے ہیں۔صائمہ ممتاز ڈاکٹرسیدقاسم جلال کوعلامہ اقبال کادوسراجنم اورروحانی مرید قراردیتے ہوئے لکھتی ہیں:

> "علامہ اقبال کے فکروفن اورفکروفلسفہ کے ہم نوا،معترفین،توسیع کاروں اورعشاقِ اقبال میں ایک معتبرنام ڈاکٹرسیدقاسم جلال کابھی ہے۔ جنھوں نے فکرِ اقبال سے روحانی فیض حاصل کیا ۔اگرعلامہ اقبال کوان کاروحانی پیرومرشدکہاجائے توبے جانہ ہو گا۔یایوں کہاجائے کہ علامہ اقبال نے ڈاکٹرسیدقاسم جلال کے روپ میں دوبارہ جنم لے لیاہے جس نے افکارِ اقبال کو نئے سانچوں ،زاویوں اوروسعتوں سے ہم کنارکردیا ہے۔فکرِ اقبال کافیضِ عام ڈاکٹرسیدقاسم جلال کے رگ وپے میں سمایاہواہے۔"(۱۲)

ڈاکٹرسیدقاسم جلال کاتازہ شعری مجموعہ"پس این بایدکرد"علامہ اقبال کی فارسی مثنوی "پس چہ بایدکرد،اے اقوام شرق"کاعمدہ جواب ہے۔آپ کی شاعری محض قافیہ پیمائی یاطبع آزمائی تک محدود نہیں ہے۔وہ اپنی شاعری میں ایساپیغام دیتے ہیں جس سے آدمی میں انسانیت پیداہو ،اس میں اخلاقیات اورمثبت اقدارکی پاسداری آئے ، معاشرے میں عدل و انصاف ، خوش حالی اورامن وامان پیداہو۔ان کی شاعری میں انفرادیت ،ندرت،حب الوطنی ،مشرقی اقدار،خلوص اورفکرِاقبال کی توسیع ایسی صفات ہیں جو ان کو ہم عصرشعراء سے ممتازاورمنفرد مقام عطاکرتی ہیں۔

عہدِحاضر میں وطنِ عزیز اورمسلم امت جن مسائل میں مبتلا ہے اس کاحل علامہ اقبال کی آفاقی شاعری اور ان کی فکرپرعمل کرنے سے ممکن ہے۔بلاشبہ وہ شاعرخوش قسمت ہیں جواپنی شاعری میں فکرِ اقبال کی توسیع کافریضہ احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔سلیم اختر،ڈاکٹر"اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ"لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۲۰۱۸ء،ص۴۲۸

۲۔محمدزکریا،خواجہ ،ڈاکٹر(مرتب)"کلیات حفیظ جالندھری"لاہور،الحمدپبلی کیشنز،۲۰۰۵،ص۳۶

۳۔اظہرجاوید(پیش لفظ)"شاہنامہ اسلام"(حفیظ جالندھری)لاہور، الحمدپبلی کیشنز،۲۰۰۶،ص۱۱

۴۔کلیم الدین احمد"اردو شاعری پر ایک نظر"(جلددوم)،اسلام آباد،نیشنل بک فاؤنڈیشن ،۲۰۱۷،ص۱۶۲

۵۔عزیزملک"حفیظ جالندھری، شخصیت اورفن"اسلام آباد،اکادمی ادبیات پاکستان،جنوری۲۰۰۰ء،ص۶۳

۶۔عبدالباقی"اسدملتانی،شخصیت اورفن "ملتان،بزم ثقافت،۲۰۰۴،ص۲۸

۷۔ایضاً،ص۱۹

۸۔جعفربلوچ،پروفیسر"اقبالیات اسدملتانی"لاہور،ذاکراکیڈمی۱۹۸۴،ص۲۶

۹۔مختاراحمدظفر،ڈاکٹر"محمداسدخاں ملتانی،فکرِ اقبال کانمائندہ ترجمان"ملتان،بیکن بکس ،۲۰۰۷،ص۱۹۴

۱۰۔نورصابری(رائے،مشمولہ)"ڈاکٹرسیدقاسم جلال کاادبی سفر،نصف صدی کاقصہ" ،مصنف ،سجادحیدرپرویز،ڈاکٹر،لاہور،تسکینِ ذوق پرنٹرز،۲۰۱۷،ص۲۵۷

۱۱۔نجیب جمال، ڈاکٹر،پیش گفتار"صورِاسرافیل"کراچی،جبران اشاعت گھراردوبازار،۲۰۱۱،ص۳۲

۱۲۔صائمہ ممتاز"فکرِ اقبال کاترجمان،ڈاکٹرسیدقاسم جلال"مشمولہ ماہنامہ "نیرنگِ خیال" راولپنڈی،جنوری۲۰۲۳، ص۳۹